بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
Regd. No. L. 5254

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱؍

یوم: چہار شنبہ * ۱۳؍ رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۹؍ امان ۱۳۳۴ ہش * ۹؍ مارچ ۱۹۵۵ء | نمبر ۵۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور کی طبیعت بحیثیت مجموعی تسلی بخش ہے۔ رات حضور کو بے خوابی کی شکایت رہی

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درددل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۸؍ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے ذریعہ جو اطلاعات ملی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

۷؍ مارچ ۶ بجے شام - آج بعد دوپہر حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ شام کو ٹمپریچر ۹۸۶ تھا۔ اور بلڈ پریشر ۱۲۴ تھا۔ بعد نماز عصر لائلپور سے ڈاکٹر عبد العزیز صاحب اور غلام رسول صاحب چیمہ حضور کو دیکھنے آئے۔ دونوں کے خیال میں حضور کی طبیعت بحیثیت مجموعی تسلی بخش ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے بیماری کے بہت سے اثرات جا چکے ہیں۔

۸؍ مارچ دس بجے صبح - شروع رات حضور کو کچھ نیند آئی۔ اس کے بعد پھر بالکل نیند نہ آسکی۔ جس کی وجہ سے صبح طبیعت میں کمزوری تھی۔ صبح ٹمپریچر ۹۸۶ تھا۔ اور بلڈ پریشر ۱۱۸ تھا۔

احباب سے درخواست ہے کہ حضور کی کامل اور جلد از جلد شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

لبنان نے مصر اور شام کے مجوزہ دفاعی معاہدے میں شامل نہ ہونے کا فیصلہ کر لیا

بیروت میں میجر صلاح سالم کے مشن کی ناکامی

بیروت ۸؍ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ لبنان نے مصر اور شام کے دفاعی سمجھوتے میں شریک نہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے بیروت سے اطلاع دی ہے۔ کہ مصر لبنان کو اس سمجھوتے میں شرکت پر رضامند نہیں کر سکا۔ کیونکہ قومی رہنمائی کے مصری وزیر میجر صلاح سالم لبنانی حکام اور لیڈروں سے اس بارے میں جو گفت و شنید کر رہے تھے۔ وہ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لبنان نے صرف اقتصادی تعاون پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ میجر صلاح سالم نے جواباً اس بات پر زور دیا کہ لبنان مجوزہ دفاعی معاہدے میں یا تو پوری طرح شریک ہو یا بالکل ہی اس سے علیحدہ رہے۔ مصر نے عرب لیگ سے کہا ہے کہ مصر نے عربوں کا جو نیا اتحاد قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے وہ عرب وزراء اعظم کا اجلاس بلانے کے سلسلے میں پہل کرے۔ چنانچہ کل مصر کے وزیر خارجہ جناب محمود فوزی نے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل جناب عبد الخالق حسونہ سے اجلاس بلانے کے متعلق بات چیت کی۔

جلال بایار اور نوری السعید کی ملاقات

شام و مصر کے نئے سمجھوتہ پر غور و فکر

بغداد ۸؍ مارچ - کل یہاں ترکی کے صدر جناب جلال بایار اور وزیر دفاع ایتھم مندریز نے عراق کے وزیر اعظم جنرل نوری السعید اور وزیر خارجہ جناب برہان الدین سے شام اور مصر کے نئے دفاعی سمجھوتے کے بارے میں بات چیت کی۔ اس ملاقات میں مشرق وسطیٰ کی سیاسی صورت حال پر غور کیا گیا۔

شاہ فیصل نے ترکی جانے کی دعوت منظور کر لی

بغداد ۸؍ مارچ - شاہ فیصل اور شہزادہ عبد الالہ نے سرکاری مہمان کی حیثیت سے ترکی جانے کے لئے حکومت ترکی کی دعوت منظور کر لی ہے۔ ان کے دورے کی ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔ لیکن خیال ہے کہ وہ اس سال گرمیوں کے آخر میں ترکی جائیں گے۔

خفیہ رپورٹ موصول ہو گئی

نئی دہلی ۸؍ مارچ - کل بھارتی پالیمنٹ میں ہندوستان کے نائب وزیر خارجہ نے بتایا کہ امریکی قیدیوں کے بارے میں چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کے درمیان جو بات چیت ہوئی تھی اس کی خفیہ رپورٹ ہندوستان کو موصول ہو گئی ہے

ترکی عراق معاہدے میں برطانیہ بھی شریک ہو جائیگا

لندن ۸؍ مارچ - سفارتی حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ غالباً آئندہ دو ماہ کے عرصہ میں عراقی ترکی معاہدے میں شامل ہو جائے گا۔

امداد باہمی کی انجمنوں کے ذریعہ سندھ میں تعلیم پھیلانے کی رفتار تیز کرنیکا فیصلہ

کراچی ۸؍ مارچ - حکومت سندھ نے اضلاعی افسروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ صوبے میں تعلیمی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے امداد باہمی کی انجمنیں قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ خیال ہے کہ حکومت تعلیم کو عام کرنے کے سلسلے میں جو کوششیں کر رہی ہے ان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے امداد باہمی کی انجمنوں سے بہت مدد ملے گی

حکومت کے اس فیصلے کے بعد سے حیدرآباد کے ضلع میں امداد باہمی کی ایک انجمن قائم بھی کی جا چکی ہے۔ اس انجمن نے چار لاکھ روپے کے خرچ سے ایک ہائی سکول قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں ڈسٹرکٹ بورڈ بھی اس سکول کو کامیابی سے چلانے کے لئے ۵۰ ہزار روپے کی رقم دے گا۔

ایٹم بم کے تمام ذخیرے تباہ کر دینے چاہئیں

نیشنل اسمبلی میں مارشل ٹیٹو کا اعلان

بلغراد ۸؍ مارچ - مارشل ٹیٹو نے کہا ہے کہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کے تمام ذخیرے تباہ کر دئے جائیں۔ کیونکہ دنیا میں امن اور سلامتی کا ایک ہی راستہ ہے کہ ایٹمی قوت کو صرف اور صرف پر امن مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ انہوں نے کل نیشنل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یوگوسلاویہ میں بھی یورینیم کے ذخائر موجود ہیں۔ لیکن ہم انہیں خالصۃً پر امن مقاصد کے لئے ہی استعمال کریں گے۔ انہوں نے علاقائی گروہ بندی اور لام بندی کی بھی مخالفت کی۔

تعلیم الاسلام کالج نے کشتی رانی کا صوبائی مقابلہ بھی جیت لیا

ربوہ ۸؍ مارچ - تعلیم الاسلام کالج کی روئنگ ٹیم نے گزشتہ اتوار کو پنجاب اوپن روئنگ چیمپئن شپ کا مقابلہ بھی جیت لیا۔ علاوہ ازیں کالج ٹیم کے ناصر احمد چوہدری پنجاب بھر میں بہترین کشتی ران قرار دئے گئے۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ کالج ٹیم لگاتار پانچ سال سے پنجاب روئنگ ٹورنامنٹ میں اول رہ کر نمایاں امتیاز حاصل کرتی چلی آرہی ہے۔ یہ مقابلے ۳؍ مارچ سے ۶؍ مارچ تک لاہور میں دریائے راوی کے کنارے ہوئے تھے۔ ٹیم حسب ذیل ممبران پر مشتمل تھی۔

۱- محمد انور احمد مبشر چوہدری ۲- ناصر احمد چوہدری ۳- منصور احمد چوہدری ۴- ناصر احمد ظفر ۵- محمد اشرف طاہر ۶- شمس الہدیٰ منصور احمد

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ مارچ ۱۹۵۵ء

حقوقِ نسواں

پچھلے دنوں کراچی میں کل پاکستان انجمن خواتین کی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ کانفرنس میں امریکی خواتین کی کلب کی نمائندہ مسز ایسلی ڈائمسین نے بھی تقریر فرمائی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جہاں کل پاکستان انجمن خواتین کو خواتین کی ترقی کے لئے جدوجہد کرنے کی تلقین کی۔ وہاں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ

"امریکہ میں مرتبہ خواتین کا تحفظ قانون کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ مگر پاکستانی خواتین زیادہ خوش قسمت ہیں کہ ان کے حقوق اور ذمہ واریوں کی تشریح اسلام نے کر دی ہے"

مسز ڈائمسن کی یہ بات ہماری خواتین کے لئے ایک بہت بڑا سبق اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انہیں اپنی جدوجہد اسلام کے حدود کے اندر رکھنی چاہیئے۔ جو حقوق عورت کو اسلام نے دیئے ہیں۔ کسی مذہب یا کسی نظام نے آج تک بھی اتنے حقوق نہیں دیئے۔ جن کی بنیاد اسلام کے اس اصول پر ہے کہ ہر ایک انسان خواہ وہ عورت ہو یا مرد اللہ تعالےٰ کے حضور اپنے اعمال کا خود ذمہ وار ہے۔ اور وہ اصول قرآن کریم میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے۔

ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ

یعنے کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ جیسے جیسے اعمال کوئی انسان دنیا میں کرتا ہے۔ ویسے ہی اس کو جزا سزا ملے گی۔ اس اصول کی بنیاد اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان اور معاد پر پورا ایقان ہے۔ اس لئے نہ صرف مردوں کو بلکہ ہماری خواتین کو اپنی زندگی کی اصلاح کے لئے جو جدوجہد کرنی ہے۔ وہ اس اسلامی نظریہ کے مطابق ہونی چاہیئے :

مسز ڈائمین نے یہ درست فرمایا ہے کہ اسلام نے عورت کے حقوق کا تحفظ کر دیا ہے اور ایک مسلمان عورت کی یہ خوش قسمتی ہے۔ اور یہ حقوق اتنے وسیع ہیں۔ کہ شائد مغربی عورت ابھی تک قانوناً ان حقوق کا تحفظ نہیں کرا سکی۔ وجہ ظاہر ہے کہ مغرب میں عورت کو عیسائیت میں دراصل کوئی حقوق حاصل نہیں تھے۔ یورپ میں احیاء علوم کے زمانہ کے بعد مغربی اقوام نے عقلیت اور سائنس میں ترقی کی۔ تو عورت بھی بیدار ہوئی اور اس نے اپنے حقوق کے لئے جدوجہد شروع کی۔ مگر جس طرح ایک لامذہبی نظام میں مغربی لوگ حدود سے تجاوز کر گئے۔ اسی طرح بعض حالتوں میں عورتوں نے بھی جائز حدود سے تجاوز کیا ہے۔ اور شورشوں اور فسادوں تک نوبت پہونچا دی ہے۔

افسوس یہ ہے۔ کہ ان کی دیکھا دیکھی بعض اسلامی ممالک مثلاً مصر وغیرہ میں بھی عورتوں کی ایسی انجمنیں بنائی گئی ہیں۔ جو اپنے حقوق طلب کرتی ہیں۔ اور اپنی سرگرمیاں پُر امن طریقوں تک محدود نہیں رکھتیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اسلامی ممالک میں اسلام کے مطابق عورتوں کو حقوق حاصل نہیں۔ اور یہ مردوں کی زبردستی اور ناروائی ہے۔ مگر جب اسلام نے عورت کو اصولاً مرد کے برابر حقوق دیئے ہیں۔ تو مسلمان عورت کو یورپی عورت کی تقلید کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ وہ خود بھی اسلام کی پابندی کرے۔ اور اپنی ذمہ واریوں کو جو اسلام نے عورت پر لگائی ہیں پوری طرح ادا کرے تو مرد خود بخود مجبور ہو جائیں گے۔ کہ وہ عورت کے حقوق کو سلب نہ کریں۔

اسلام کا دعوے ہے کہ وہ عین فطرت کے مطابق ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ مسلمان عورت حقوق کی جدوجہد میں اس فطری فرق کو فراموش نہ کرے۔ اسلام نے مرد و عورت کے جو حقوق اور ذمہ واریاں مقرر کی ہیں۔ اور جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ وہ اسی فطری فرق کے لحاظ سے کی ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہی نہیں بلکہ عقلاً غور کرنے سے بھی ان اصول کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔ اس لئے پاکستانی خواتین کا فرض ہے۔ کہ وہ ان اصول کا خود ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں کہ خود ان کی حقانیت واضح ہو جائے۔

یورپی لوگوں نے عقلیت کی رَو میں بہ کر جس طرح دوسری اخلاقی باتوں میں تجاوز کیا ہے یورپی عورت بھی اپنے ماحول سے اسی حد تک متاثر ہوئی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ بعض باتوں میں فطری حدود سے تجاوز کر گئی ہے اس لئے ہمیں یورپ کی اندھا دھند تقلید نہیں کرنی چاہیئے۔ اور مسز ڈائمین کے اس قول کو کہ اسلام نے عورت کے حقوق کی تشریح کی ہے اس لئے پاکستانی عورت امریکی عورت سے زیادہ خوش قسمت ہے ہمیں اپنے عمل سے سچا کر دکھانا چاہیئے۔ اور اسلام نے مرد و عورت کے حقوق اور ذمہ داریوں کے جو حدود مقرر کئے ہیں۔ خود کو ان کا نمونہ بن کر دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہیئے :

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت

کے لئے

ربوہ میں اجتماعی دعا کا اہتمام

دوستوں کو آئندہ جمعرات اور پیر کے دن روزہ رکھنے کی ہدایت

ربوہ ۷ مارچ۔ جنرل پریذیڈنٹ مکرم جناب چوہدری محمد عبد اللہ صاحب مطلع فرماتے ہیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی کے لئے دعاؤں کے سلسلہ میں یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ہر روز بعد از نماز مغرب مسجد مبارک اور مسجد محلہ دار الصدر (لا) (بازار والی مسجد) میں اجتماعی طور پر دعا ہوا کریگی۔ احباب کثرت سے اس دعا میں شریک ہوں۔

نیز آئندہ جمعرات اور پیر کو احباب روزہ رکھیں۔ اور خاص طور پر حضور کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے دعائیں کریں :

مذہب کے ساتھ دشمنی

ہنگری کے اشتراکی جریدے "پروپیگنڈا اسٹار" نے اپنے ایک مضمون میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ مذہب کے خلاف مہم بر حکومت غیر جانبدار نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ کمیونسٹ پارٹی کے لئے مذہب کے ساتھ سمجھوتہ یا مفاہمت کرنا ممکن نہیں ہے (بحوالہ ملت ۴ مارچ ۱۹۵۵ء)

"پروپیگنڈا اسٹار" نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے روس یا دوسرے کمیونسٹ ممالک میں مذہبی آزادی کے پروپیگنڈے کی حقیقت اچھی طرح بے نقاب ہو جاتی ہے۔ کمیونسٹ ملکوں میں ایک طرف تو مذہبی آزادی کا اعلان کیا جاتا ہے اور دوسری طرف مذہب کو مٹانے کی اس شدو مد کے ساتھ مہم چلائی جاتی ہے۔ کہ جس کی موجودگی میں مذہب کا زندہ رہنا ممکن ہی نہیں رہتا اگر مخالف مذہب مہم سے حکومت خود بے تعلق رہے تو بھی ایک بات ہے۔ لطف یہ ہے کہ حکومت مذہب کی مخالفت یا حمایت کے بارے میں نہ صرف یہ کہ پوری غیر جانبداری سے کام نہیں لیتی۔ بلکہ اپنا سارا زور مذہب کو مٹانے میں صرف کر ڈالتی ہے۔ گویا وہ ایک ہی وقت میں مذہب کو زندہ رہنے کی اجازت بھی دیتی ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے ہاتھ سے اس کا گلا بھی گھونٹتی جاتی ہے۔ تاکہ وہ نیم مردہ حالت میں سسکتا رہے۔ اور کمیونسٹ حکومت دنیا دکھاوے کے لئے یہ اعلان کر سکے۔ کہ ان کے ہاں مذہبی آزادی کا دور دورہ ہے۔ چنانچہ روس کے آئین میں یہ الفاظ موجود ہیں :-

"ہر شہری آزاد ہے کہ وہ جو مذہب چاہے اختیار کرے یا کسی بھی مذہب سے کوئی تعلق واسطہ نہ رکھے"

(حکمنامہ روس ۲۳ جنوری ۱۹۱۸ء)

لیکن مذہبی آزادی کی اس ضمانت کے باوجود روس کے سابق وزیر اعظم مارشل سٹالن نے صاف اور واضح الفاظ میں اعلان کیا تھا

"مذہب کے خلاف پروپیگنڈا ان ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ ہے کہ جن کی مدد سے رجعت پسند پادریوں کو مکمل طور پر بے دست و پا بنایا جا سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں بعض ممبران ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے مذہب کے خلاف پروپیگنڈے کے بڑھنے اور پھیلنے میں رکاوٹ ڈالی ہے۔ لیکن اگر ایسے ممبران کو نکال دیا جائے۔ تو یہ بہت مناسب ہوگا۔ کیونکہ ایسے "کمیونسٹوں" کے لئے پارٹی میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔"

(Stalins Kampf P223)

ایسی صورت میں کمیونسٹوں کا یہ پروپیگنڈا کہ روس میں مکمل مذہبی آزادی موجود ہے۔ ایک صریح دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے ؟ اس قسم کا پروپیگنڈا کمیونسٹوں کی مذہب دشمنی کو چھپانے کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ تاکہ ان ممالک کے عوام کی ہمدردیاں بھی حاصل کی جا سکیں۔ جو مذہب سے خاص لگاؤ رکھتے ہیں اور کسی صورت میں بھی اپنے روحانی ارتقا کو سفلی زندگی کی غیر فطری آسائشوں کی بھینٹ چڑھانا نہیں چاہتے :

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تہجد کے لئے اٹھو۔ دعاؤں سے کام لو اور صدقات دیتے رہو

"چاہیئے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے۔ اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کریں۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں۔ اور آگے قدم رکھیں۔ اور تقویٰ اختیار کریں۔ اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عادات انسانی کو شائستہ کریں۔ غضب نہ ہو۔ تواضع اور انکسار اس کی جگہ لے لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔ يطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما واسيرا الخ یعنی خدا کی رضامندی کے لئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہم دیتے ہیں۔ اور اس دن سے ہم ڈرتے ہیں۔ جو نہایت ہی ہولناک ہے۔

قصہ مختصر دعا سے توبہ سے کام لو۔ اور صدقات دیتے رہو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے"! (ملفوظات ص۲۰۰)

فکر ونظر

— خورشید احمد —

مجرموں کی سرپرستی

معاصر نوائے وقت لکھتا ہے:۔

"ہماری بیشتر معاشرتی خرابیوں کی ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ہم میں بالعموم برائی کو برائی تو کجا اس سے نفرت کا بھی مؤثر جذبہ نہیں رہا۔ اور مصلحت اور عافیت پسندی کو اتنا فروغ حاصل ہو گیا ہے کہ ہم معاشرہ کے دشمنوں اور مسلمہ مجرموں کو نہ صرف برداشت کرتے ہیں۔ ان کی آؤ بھگت بھی کرتے ہیں۔ ایسے واقعات کے بعد یہ توقع کرنا عبث ہوگا۔ کہ جرائم کا انسداد ہو سکے گا۔ اس سے تو مجرموں کی الٹی سرپرستی اور حوصلہ افزائی ہوگی۔ کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا"

(نوائے وقت یکم مارچ ۱۹۵۵ء)

معاصر نے ایک نہایت اہم اور ضروری مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ گو اس نے اس ضمن میں بعض اخلاقی جرائم کا ذکر کیا ہے جن کے مرتکبین کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کرنے کی اسے اطلاع ملی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ذہنیت ہماری اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ میں کارفرما نظر آتی ہے۔ اخلاقی جرائم سے نفرت کا جذبہ تو پھر بھی کہیں کہیں نظر آ جائے گا۔ لیکن سیاست تجارت اور مذہب کے میدان میں جو گھناؤنے جرائم کئے جاتے ہیں۔ ان کے متعلق تو "مصلحت و عافیت پسندی" کا جذبہ حد درجہ بڑھا ہوا ہے۔ حالانکہ جرم بہر حال جرم ہے۔ خواہ وہ کسی شعبہ زندگی میں کیا جائے۔ بلکہ اخلاقی جرائم کا اثر تو چند ایک افراد تک محدود ہوتا ہے۔ لیکن سیاست تجارت اور مذہب کے نام پر جو جرائم کئے جاتے ہیں۔ ان سے لاکھوں بلکہ کروڑوں افراد متاثر ہوتے ہیں۔

"فریب"

بھارت کا ایک اخبار روزنامہ "ملاپ" اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے کہ مشرقی پنجاب کی زبان ہندی ہونی چاہیئے یا پنجابی لکھتا ہے:۔

"وہ ہندو نیتا جو بظاہر پنجابی کی مخالفت کرتے اور اسے اپنی بھاشا ماننے سے انکار کرتے ہیں کیا واقعی پنجابی کے مخالف ہیں؟ ایسا تو معلوم نہیں ہوتا۔ اپنے گھروں میں پریواروں میں۔ دوستوں کے ساتھ ہر جگہ وہ پنجابی بولتے ہیں پنجابی کے گیتوں کو پسند کرتے ہیں پھر وہ پنجابی کے مخالف کیسے ہیں ان کی مخالفت ٹھیک ویسے ہی ایک فریب ہے۔ جیسے پنجابی صوبے کا مطالبہ کرنے والے اکالیوں کی پنجابی بھگتی ایک بہانہ ہے"۔ (ملاپ ۲۴ فروری ۱۹۵۵ء)

معاصر نے بات تو سچی کہی ہے۔ لیکن اگر ایک زبان دن رات بولنے کے بعد پھر اس کی مخالفت کرنا ایک فریب ہے۔ تو معاصر ان کے متعلق کیا کہے گا۔ جو دن رات اردو بولتے ہیں۔ اردو لکھتے ہیں۔ اردو کے ذریعہ روپیہ کماتے ہیں۔ اور پھر اردو ہی کی مخالفت کرتے ہیں۔ حتّٰے کہ اسے کسی علاقہ کی مقامی زبان قرار دینے پر بھی رضامند نہیں ہوتے۔

قابل تقلید

بھارت کی دو خبریں ملاحظہ ہوں۔

"ایک کل ہند انجمن بھارت سیوک سماج قائم کی گئی ہے۔ اس غیر سیاسی جماعت میں تعمیر کا جذبہ رکھنے والے تمام بھارتی باشندے سیاسی اختلافات سے قطع نظر شامل ہو سکتے ہیں۔ اس انجمن اور حکومت کے مختلف تعمیری شعبوں کی راہ نمائی میں آج بھارت کے کونے کونے میں دیہاتی عوام طلبہ سرکاری افسر و کلا رضاکار غرضکہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے کروڑوں بھارتی اپنے ہاتھوں سے ندی نالوں پر پل بنا رہے ہیں سڑکوں پر مٹی بچھا رہے ہیں۔ پتھر کوٹ رہے ہیں۔ مدرسے تعمیر کر رہے ہیں"۔

(۲) "وزیر اعظم پنڈت نہرو نے سابق حکمرانوں سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ رضاکارانہ طور پر اپنے اپنے الاؤنس کم کر دیں چنانچہ سکم کے راجہ کار نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ صرف ڈیڑھ ہزار روپے ماہانہ تنخواہ لیں گے۔ ان کے چھوٹے بھائی پہلے ہی ایثار کا ثبوت دے چکے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صوبہ دہلی کے نئے وزیر بجالیات ڈاکٹر یدھ ویر سنگھ نے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فیصلہ کیا ہے کہ وہ کسی عصرانہ یا دعوت خورونوش میں شامل نہیں ہوں گے۔ جو ان کے اعزاز میں دیا جائے گا۔ انہوں نے دعوتیں دینے والوں کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ جو روپیہ آپ لوگ ضیافتوں اور دعوتوں پر ضائع کریں گے۔ وہی روپیہ آپ غریبوں کے فنڈ میں دیں۔ ڈاکٹر صاحب نے خود بھی اس فنڈ میں اپنی تنخواہ میں سے پچاس روپے ماہانہ دینے کا اعلان کیا ہے"۔

دونوں خبریں حب الوطنی کی قابل تقلید مثالوں پر مبنی ہیں۔ اور اس قابل ہیں کہ پاکستان کے عوام اور خواص انہیں بغور پڑھیں۔ اور ان کے آئینہ میں اپنے کردار کا جائزہ لیں۔ سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور اسلام کی پرحکمت تعلیم کا پرتو اگر کچھ بھی مسلمانوں کی عملی زندگی میں ہوتا۔ تو آج ہمارے ہاں گھر گھر میں ایسی مثالیں موجود ہوتیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ یہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس نام زیادہ تر محض سیاسی سٹنٹ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اور اسلام کی عملی تعلیم کو غیر مسلم اور مشرک اپنا کر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اس میں ایسی مثالیں انفرادی اور اجتماعی دونوں لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے موجود ہیں۔ ہمارے مقدس اور بالغ نظر امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (اللہ تعالیٰ ان کو ہمارے سروں پر پوری صحت وعافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے) سالہا سال سے جماعت کو وقار عمل کے ذریعہ رفاہ عامہ کے کاموں کو رضاکارانہ طور پر اجتماعی رنگ میں کرنے کی ٹریننگ دے رہے ہیں۔ اسی طرح حضور تحریک جدید کے ذریعہ سادہ زندگی بسر کرنے اور دین وملت کی خاطر مالی ایثار سے کام لینے کی روح بھی پیدا فرما رہے ہیں۔ لیکن ابھی ہماری جماعت میں بھی ان کاموں کے سلسلہ میں ترقی کی کافی گنجائش ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر پاکستانی بالعموم اور ہر احمدی بالخصوص خدمت خلق، سادہ زندگی اور ایثار وقربانی کی وہ سچی اسلامی روح پیدا کرے۔ جو دینی اور ملی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) بزرگان سلسلہ کی دعاؤں سے میری پھوپھی صاحبہ اہلیہ چودھری فتح دین صاحب ٹھیکیدار لکڑ خانہ باذار (انارکلی لاہور) کا بخار اتر گیا ہے لیکن کمزور بہت ہیں اور انکا چھوٹا بچہ بھی کچھ بیمار اور کمزور ہے۔ احباب کرام ہر دو کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا جاری رکھیں (منور احمد لاہور)

(۲) میری دو لڑکیاں اور دو لڑکے مختلف جماعتوں کے سالانہ امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا کریں (۳) نیز میرے برادر نسبتی خواجہ محمد شفیع صاحب آجکل بے روزگار ہیں۔ احباب ان کیلئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں مناسب حال روزگار عطا کرے اور ان کی مشکلات کو آسان فرمائے۔ آمین

(ملک بشیر احمد ارشد ۳۶ ڈی، گورنمنٹ کالج چوبرجی لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی
ایک عظیم الشان پیشگوئی

از مکرم گیانی عباد اللہ صاحب ربوہ

ہندوستان کے وائسرائے لارڈ ڈفرن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لارڈ ڈفرن نے جب اس وفد سے مہاراجہ دلیپ سنگھ کی چٹھیوں کا ردعمل دریافت کیا۔ تو اس نے بقول ایک سکھ ودوان کے یہ جواب دیا کہ:۔

"جناب کی مہربانی چاہیئے۔ سب کچھ ٹھیک ہے۔ ہم نے تو تمام دیوانوں میں اس چٹھی کی اشد مخالفت کی ہے۔ گوجرانوالہ امرتسر اور لاہور کے تمام سکھ مہاراجہ دلیپ سنگھ کو اب اپنا مہاراجہ تسلیم نہیں کرتے۔ ہم نے اس چٹھی کا جواب بھی مہاراجہ دلیپ سنگھ کو بھجوایا ہے کہ ہم تیری رعایا نہیں ہیں۔ تو ملکہ معظمہ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگ لے۔ اس چٹھی کی ایک نقل پنجاب کے لاٹ صاحب کی خدمت میں بھی ارسال کر دی گئی ہے"۔

(ترجمہ از جلا وطن مہاراجہ دلیپ سنگھ ص)

اور سکھوں کی مستند و مشہور کتب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس وفد نے لارڈ ڈفرن کی خدمت میں ایک ایڈریس بھی پیش کیا تھا۔ اس میں علاوہ اور باتوں کے یہ بھی مرقوم تھا کہ:۔

"مہاراجہ دلیپ سنگھ روس کی سازش اور اکسا ہٹ سے کھلے طور پر سکھوں کو اپنی طرف بلا رہا ہے لیکن سکھ اسے جھوٹا دعویدار اور دغاباز سمجھتے ہیں۔ وہ اپنی حکمران ملکہ وکٹوریہ کے لئے کٹ مریں گے۔ لیکن دلیپ سنگھ کو کبھی بھی اپنا مہاراجہ تسلیم نہیں کریں گے

. . . .

سکھوں نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کے حقوق تسلیم کرنے سے انکار کر کے اچھی طرح ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ برطانیہ کی حکومت میں بہت آرام سے ہیں"۔

(ترجمہ از سکھ اتہاسک لیکچر گوردوارہ پرکاش حصہ سوم مہارانی جنداں ص ۱۷۹ و جیون بھائی موہن سنگھ و ص ۹۴ و جلاوطن مہاراجہ دلیپ سنگھ ص ۸۷)

مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی کے نزدیک مہاراجہ دلیپ سنگھ کے معاملہ میں سکھوں کا طرز عمل بالکل درست اور مناسب تھا چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ

"مخفی نہ رہے کہ سکھ قوم کے لئے ایک یہ بھی بہت بڑی خوشی کی بات اور فخر کا مقام ہے جیسا کہ خاص طور کی مہربانی اور گرم گستری کا سلوک سکھوں کے ساتھ گورنمنٹ انگریزی نے بعد فتحیابی پنجاب کیا ہے۔ وہ لاثانی ہے۔ اور سکھوں نے بھی اس کے عوض میں آج تک اپنے تئیں سرکاری انگریزی کی خیر خواہی اور اعلیٰ درجہ کی نمک حلالی رعایا ثابت کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ جس زمانہ میں سکھوں کے خاص سابق بادشاہ مہاراجہ دلیپ سنگھ نے سرکار انگریزی کی خسروانہ عنایات کو بھولکر اپنی خودسری ظاہر کی تھی۔ سکھوں نے ذرا کرک نہیں کی۔ بلکہ ایک چٹھی خواہاں امداد مہاراجہ دلیپ سنگھ کی طرف ۲۰ رجون ۱۸۸۹ء کو اخبار سول ملٹری گزٹ میں چھپوا کر سکھ قوم کے پاس جا بجا پہنچی تھی۔ وہ زمانہ بھی سکھ قوم کے ایک بڑے امتحان کا تھا۔ جس میں سکھ قوم نے صرف ثابت قدمی اور دل وجان سے سچی خیر خواہی اور امداد نہ دینے پر خاموش رہنا ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس چٹھی کے جواب سے بخوبی ثابت ہے کہ سرکاری انگریزی کی مہربانی اور قدر دانی پر سکھ قوم کس قدر فدا ہے۔ جو پنتھ خالصہ نے باتفاق مقام گوجرانوالہ سے ۲۰ر اکتوبر ۱۸۸۹ء کو اخبار مذکور میں شائع کروائی۔ اور مہاراجہ موصوف کی خدمت میں بھجوائی سکھ قوم سرکار انگریزی کی سچی خیر خواہ اور تابعدار صدق دل سے ثابت قدم ہے"۔

(تواریخ گورو خالصہ اردو حصہ سوم ص ۲۲۹)

لیکن اس کے برعکس موجودہ زمانے کے سکھ ودوان سکھوں کے اس طرز عمل کو ناپسند کرتے ہیں۔

جیسا کہ ایک سکھ ودوان گیانی گورچن سنگھ لکھتے ہیں:۔

"۱۸۸۶ء میں مہاراجہ دلیپ سنگھ نے اپنے پیارے وطن کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرانے کی خاطر پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کو مدد کے لئے اپیل کی۔ اور سکھ لیڈروں نے اس کا یہ جواب دیا کہ انہوں نے اس وقت کے گورنر جنرل لارڈ ڈفرن کو اپیل کی کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کو پنجاب نہ آنے دیا جائے۔ یہ زمانہ وہ تھا جب کہ سکھوں میں زندگی کی کوئی شعاع باقی نہیں تھی۔ اور نہ کوئی ایسا لیڈر ہی تھا۔ جو قوم کو ان گری ہوئی حالت سے اوپر اٹھا کر پھر سکھی کے راستہ پر گامزن" ۔

(ترجمہ از انکھی سورما ص ۲۳)

ایک اور سکھ ودوان سردار نرلوک سنگھ جی بیان کرتے ہیں:۔

"مہاراجہ دلیپ سنگھ نے . . . . . ہندوستانیوں اور پنجابیوں کو چٹھیاں لکھیں کہ اس کی امداد کی جائے پنجاب کے سکھ سرداروں ودوانوں اور عام لوگوں کو بھی تحریک کی کہ وہ پنجاب میں انگریزوں کے خلاف اٹھیں۔ فوج اکٹھی کریں۔ اور کوئی مشترکہ قومی فنڈ جمع کریں جس سے آزادی کی لڑائی لڑی جا سکے۔ اور اخراجات پورے کئے جا سکیں۔ مہاراجہ کو یقین تھا کہ ناخن سے گوشت الگ نہیں ہوتا۔ اگر وہ مہاراجہ نہیں تو سکھوں کا پنجابی اور سکھ بھائی تو ہے۔ بھائیوں کی امداد بھائی کرتے ہی رہے ہیں۔ لیکن بھائیوں نے دلیپ سنگھ کو اپنا بھائی نہ سمجھا۔ اور نہ مہاراجہ۔ انہوں نے صاف جواب دیدیا کہ ہم تیری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ تو ہمارا مہاراجہ نہیں۔ بلکہ روس کا ایجنٹ ہے"

(ترجمہ از جلاوطن مہاراجہ دلیپ سنگھ ص ۱۰۵)

سکھوں کے اس قسم کے کورے اور روکھے جواب مہاراجہ دلیپ سنگھ کو مایوس کرنے کے لئے کافی تھے۔ لیکن چونکہ اسے اس بات پر بھروسہ تھا۔ کہ اس نے روس سے فوجی امداد حاصل کرنے کا مناسب بندوبست کر لیا ہے۔ اس لئے اسے یہ امید باقی تھی۔ کہ وہ اس طرح باہر سے حملہ کر کے پنجاب کی حکومت واپس لے لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور ایک آزاد بادشاہ کی حیثیت میں اپنے آبائی وطن میں داخل ہو گا۔ مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔ وہ فیصلہ کر چکی تھی۔ کہ اب مہاراجہ دلیپ سنگھ خواہ کیسی بھی کوشش کرے۔ پنجاب کی سرزمین پر قدم نہیں رکھ سکے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اللہ تعالےٰ سے علم حاصل کر کے قبل از وقت یہ اعلان کر چکے تھے۔ کہ

"مجھے کشفی طور پر معلوم ہے کہ پنجاب کا آنا اس (دلیپ سنگھ) کے لئے مقدر نہیں۔ یا تو یہ مرے گا اور یا ذلت اور بے عزتی اٹھائیگا اور اپنے مطلب سے ناکام رہیگا"

(شحنہ حق ص ۵۵)

چنانچہ اس کی مذکورہ تگ ودو اور کوششیں ابھی جاری تھیں کہ ماسکو گزٹ کا وہ ایڈیٹر جو ملک روس میں مہاراجہ دلیپ سنگھ کا بہت بڑا معاون اور مددگار تھا۔ فوت ہو گیا۔ مہاراجہ ابھی اس کی موت اور اپنی بے کسی پہ خون کے آنسو بہا ہی رہا تھا۔ کہ اس کا دوسرا ہمدرد بھی جو زار روس کا وزیر تھا۔ چل دیا۔ اگرچہ ان دونوں معاونوں اور مددگاروں کی موت سے مہاراجہ کا دل ٹوٹ گیا تھا۔ تاہم اس نے یہ کوشش شروع کی کہ کسی طرح زار اور روس تک اس کی رسائی ہو جائے لیکن چونکہ اس کے معاون اور مددگار فوت ہو چکے تھے۔ اور ان جیسا کوئی اور نہ مل سکا۔ اسلئے وہ بڑی جانکاہ کوششوں اور انتہائی اخراجات برداشت کرنے کے وہ اس مقصد میں بھی کامیاب نہ ہو سکا۔ کتاب "جلاوطن مہاراجہ" کے ودوان مؤلف لکھتے ہیں کہ:۔

"اس وقت کے زار سے ملنے کے لئے دلیپ سنگھ روس پہنچا اور اس کی راجدھانی کی گلیوں میں آوارہ گردوں کی طرح پھرتا رہا سینکڑوں کوششیں کرنے کے بعد بھی تین مہینے کے لمبے عرصہ میں اسکی زار سے ملاقات نہ ہو سکی . . . . . . سینکڑوں چٹھیاں لکھیں۔ آخر اسے ایک چٹھی کا یہ جواب ملا۔ بادشاہ زار دلیپ سنگھ کی نہ کوئی مدد کر سکتا ہے۔ اور نہ اس سے ملاقات کر سکتا ہے"۔

(ترجمہ از جلاوطن مہاراجہ دلیپ سنگھ ص ۱۰۸)

(باقی)

جماعت اسلامی کا سیاسی کردار

(۲)

(از مکرم بشیر احمد صاحب رفیق بی اے جامعۃ المبشرین ربوہ)

(۳)

اب جماعت اسلامی کی تیسری سیاسی قلابازی کا جائزہ لیں۔ جماعت کی باقاعدہ تشکیل کے موقعہ پر مودودی صاحب نے "ہدایات" کے عنوان سے ایک تقریر کی۔ یہ تقریر "روئیداد جماعت اسلامی حصہ اول صفحہ ۲۸" پر موجود ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"جھنڈے۔ جلوس۔ جلسے اور نعرے۔ یونیفارم اور مظاہرے۔ ریزولیوشن اور ایڈریس۔ بے لگام تقریریں اور گرما گرم تحریریں اور اس نوعیت کی تمام چیزیں ان کی تحریکوں کی جان ہیں۔ مگر اس تحریک کے لئے سم قاتل۔ یہاں کا طریق کار قرآن اور سیرت محمدی اور صحابہ کرامؓ کی سیرتوں سے سمجھئے۔ اور اس کی عادت ڈالیئے۔ آپ کو زبان یا قلم یا مظاہروں سے عوام پر سحر نہیں کرنا ہے۔"

ان الفاظ پر غور فرمایئے۔ کتنے سنہرے اور دلکش ہیں۔ کتنے خوشکن خیالات ہیں۔ لیکن عمل کو دیکھیئے تو خانہ خالی ہے۔ دستور ساز اسمبلی کو سب سے زیادہ ریزولیوشن جماعت اسلامی نے بھجوائے۔ جلسے اور جلوس نکالنے میں جماعت اسلامی نے تمام دوسری سیاسی جماعتوں کو مات کر دیا۔ مولانا مودودی کی رہائی کے لئے مظاہرے اسی جماعت نے کئے۔ اور وہ سب چیزیں جو ان کی جماعت کے لئے سمِ قاتل تھیں۔ آبِ حیات بن گئیں۔ جماعت اسلامی نے آخر اس تضاد کا کوئی جواب تو سوچنا ہی تھا۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کے تقدس کا سحر ٹوٹتا تھا۔ چنانچہ مولانا نعیم صدیقی صاحب "ترجمان القرآن جون ۱۹۵۰ء" میں صفحہ ۱۳ پر فرماتے ہیں:۔

"اس خدشہ کو سب سے پہلے خود جماعت اسلامی نے اور اس کے قائم کرنے والوں نے پوری اہمیت کے ساتھ محسوس کیا تھا۔ اور اس کے پیش نظر جماعت نے سات سال تک جلسوں اور مظاہروں سے اپنا دامن بچا کر پہلے وہ نئی ذہنیت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جو ان وظائف سیاسی کو پرانی روایات سے پاک کر کے نئے انداز میں سر انجام دینے کے قابل ہو۔ جماعت اسلامی اپنے حلقۂ اثر میں یہ گہرا احساس پہلے سے پیدا کر چکی ہے۔ کہ سیاست کے خارجی اور نمائشی ہنگاموں کو اصل تحریک بنا لینا اور ذہن و سیرت کی تعمیر کے سلسلے کوئی ٹھوس اہتمام نہ کرنا کبھی بھی ایک اسلامی تحریک کے چلانے اور اسلامی نظام قائم کر دکھانے میں کارگر نہیں ہو سکتا۔ ایک جماعت کی اصل قوتِ کار سیاسی بصیرت ہے ...... چنانچہ جماعت نے ایک مدت تک ان چند باقی مظاہروں کے فی نفسہ جائز ہونے کے باوجود ان سے اپنے کارکنوں کو پرہیز کرایا۔ تاکہ کہیں نمائش پسندی اور کھوکھلی ہنگامہ آرائی کی پرانی عادت میں پھر جان نہ پڑ جائے۔ لیکن جب اس پہلو سے اطمینان ہو گیا۔ تو آہستہ آہستہ بتدریج سیاسی حرکت کے لئے مختلف ذرائع و وسائل کو باندازِ نو استعمال کیا جانے لگا۔"

یہاں صدیقی صاحب نے کتنے خوبصورت پیرایہ میں بات چھپانے کی کوشش کی ہے۔ آخر وہ کونسی "مدت" ہے۔ جس میں جماعت کے ارکان مظاہروں، ریزولیوشنز اور جلسے جلوسوں سے مجتنب رہے ہیں۔ اور وہ کونسا نیا انداز ہے۔ جو سیاسی حرکت کے لئے استعمال کیا جانے لگا ہے۔ اور یہ "اس پہلو سے اطمینان" کی بھی خوب کہی۔ پھر تسنیم ۲۲ ؍ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں "امرائے حلقہ جات اسلامی پاکستان کے لئے ضروری ہدایات" کے عنوان سے جو ہدایات دی ہیں۔ ان میں سے کچھ حسب ذیل ہیں:۔

"(۱) اسیران مارشل لاء کی رہائی کی مہم کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل معلومات بہم پہنچانا (الف) جلسوں کی تعداد۔ اور ان کی مجموعی حاضری کا اندازہ (ب) تاروں کی تعداد (ج) محضر ناموں پر دستخطوں کی تعداد۔ (د) مظاہروں اور وفود کی تفصیلات۔"

مولانا۔ خدا سے ڈریئے۔ جھوٹ اور اتنی دیدہ دلیری سے۔ لیکن آپ کا اس میں کیا قصور۔ نازیوں کی بنیادی پالیسی بھی یہی تھی۔ کہ جھوٹ اتنی کثرت سے بولو۔ کہ لوگ اسے سچ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں۔ ورنہ خدا لگتی کہیئے۔ کہ یہ آئے دن جہازی پوسٹر چسپاں کرنا۔ اپنے مطالبات پر دستخط کرانے کے لئے بازاروں اور چوراہوں کی ناکہ بندی کرنا۔ غیروں کے جلسوں میں گڑبڑ پیدا کرنا کیسا اسلام ہے؟

(۴)

جماعت اسلامی کو چوتھی دفعہ "دستور ساز اسمبلی" کے معاملہ میں قلابازی کھانی پڑی۔ پاکستان بننے کے ساتھ ہی جماعت اسلامی نے "دستور ساز اسمبلی" کی مخالفت شروع کر دی تھی۔ لیکن چونکہ وہ وقت ایسا تھا۔ کہ جماعت اسلامی اپنے ماضی اور خلاف پاکستان سرگرمیوں کی وجہ سے عوام کے سامنے کھل کر آنے سے خائف تھی۔ اس لئے دبی زبان میں مخالفت کی مہم کا آغاز کیا گیا۔ ۱۹۵۰ء میں "دستور ساز اسمبلی" کی بنیادی حقوق اور بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کا پیش ہونا تھا۔ کہ جماعت اسلامی کو کھل کر سامنے آنے کا موقع مل گیا۔ اور دستور ساز اسمبلی کے توڑے جانے کے خلاف قراردادیں منظور کروائی گئیں۔ جلسے کیے گئے۔ غرضیکہ ہر وہ حربہ جو ان کے نزدیک ان کی جماعت کے لئے "سمِ قاتل" تھا۔ استعمال کیا گیا۔ اور زور شور سے دستور ساز اسمبلی کی مخالفت میں کمربستہ ہو گئے۔ چنانچہ مولانا مودودی نے ایک بیان دیا۔ جو جماعت اسلامی کی شائع کردہ کتاب "دستوری سفارشات اور ان پر تنقید و تبصرہ" کے صفحہ ۵۱ پر موجود ہے۔ یہ بیان مولانا نے ۱۱ ؍ نومبر ۱۹۵۰ء کو دیا۔ فرماتے ہیں:

"پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں بنیادی حقوق اور بنیادی اصولوں کی کمیٹیوں نے جو رپورٹ پیش کی ہے۔ ان میں نہ تو ہمارے لئے کوئی حیرت انگیز چیز ہے۔ نہ خلاف توقع۔ ہم پہلے ہی اس اسمبلی کی ہیئت ترکیبی کو۔ اس کے ارکان کی سیرتوں کو۔ اس کی پچھلی کارروائیوں کو اور قرار دادِ مقاصد سے پہلے اور اس کے بعد اس کے طرزِ عمل کو دیکھ کر یہ رائے قائم کر چکے تھے۔ کہ یہ اسمبلی نہ ایک اسلامی دستور بنانے کے اہل ہے۔ اور نہ ایک جمہوری دستور۔ بلکہ ہمارے نزدیک تو اسلام اور ملک کے اجتماعی مفاد کے ساتھ اس اسمبلی کی وفاداری تک مشتبہ تھی۔ ہم اس کو ایک مخصوص برسرِ اقتدار طبقہ کی اغراض کا آلۂ کار سمجھتے تھے۔ اور اسی بنا پر ہم نے بہت پہلے قوم کو متنبہ کر دیا تھا۔ کہ اگر وہ ایک صحیح اسلامی دستور چاہتی ہے۔ تو اسے بالاتفاق ایک نئی دستور ساز اسمبلی کے قیام کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔"

زورِ بیان اسی پر ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ دستور ساز اسمبلی کو غداری اور مخصوص برسرِ اقتدار طبقہ کی آلہ کاری کا سرٹیفکیٹ بخشنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"ان کو دیکھ کر یہ حقیقت بالکل بے نقاب ہو گئی ہے۔ کہ یہ لوگ تین سال تک فی الواقعہ ایک اسلامی دستور بنانے کی کوشش نہیں بلکہ اسلام اور ملک کے خلاف ایک سازش کرتے رہے ہیں۔"

آگے فرماتے ہیں:۔

"ان میں صرف یہی نہیں کہ اسلامی آئین کا کوئی امتیازی نشان نہیں پایا جاتا۔ بلکہ اس کے بنیادوں کی صریح طور پر خلاف ورزی کی گئی ہے۔"

مندرجہ بالا حوالہ جات سے آپ حضرات پر یہ بات واضح ہو گئی ہوگی۔ کہ جماعت اسلامی کے قائدین کے نزدیک "دستور ساز اسمبلی" کی حیثیت نہ صرف یہ کہ غیر اسلامی ہے۔ بلکہ قوم کے خلاف ایک سازشی ٹولہ اور غدار ہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ مولانا مودودی نے بار بار عوام کو اس ادارہ کے خلاف اکسا کر ان کو جلسے منعقد کرنے۔ جلوس نکالنے اور قراردادیں منظور کرانے کی ترغیب دی۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"اس سلسلہ میں ابتدائی قدم کے طور پر میں تمام باشندگانِ قوم سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ گاؤں گاؤں اور قصبہ قصبہ اور شہر شہر میں جلسے کرا کر اس بات کا صاف اعلان کریں۔ کہ ان دستوری سفارشات کو دیکھنے کے بعد انہیں موجودہ دستور ساز اسمبلی پر اعتماد نہیں رہا ہے۔ لہذا اب وہ اس کے بغیر مطمئن نہیں ہو سکتے۔ کہ یہ دستور ساز اسمبلی مستعفی ہو۔ اور ایک دوسری اسمبلی قوم کی حقیقی خواہشات کے مطابق دستور بنائے۔"

(ایضاً صفحہ ۵۲)

پھر اس کے آگے صفحہ ۵۷ پر مولانا مودودی فرماتے ہیں:

"اب یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔ کہ مرہون کی بجائے مملوک بننے پر راضی ہیں یا نہیں۔ اگر آپ نے ساری قربانیاں اس لئے نہیں کی تھیں۔ کہ یہاں ایک غیر اسلامی حکومت قائم ہو۔ اور آپ گورے آقاؤں کے بعد کالے آقاؤں کے غلام بن کر رہیں۔ تو یہ وقت ہے۔ کہ آپ بیدار ہوں۔ اور متحدہ جد و جہد سے اس دستور ساز اسمبلی کو توڑنے اور ایک نئی اسمبلی منتخب کرانے کی کوشش کریں۔ اس غرض کے لئے تمام باشندگانِ پاکستان کو شہر شہر۔ محلہ محلہ اور گاؤں گاؤں جلسے کرنے چاہئیں۔"

اس کے بعد مولانا مودودی اور ان کے رفقائے کار نے شہر شہر۔ محلہ محلہ اور قصبہ قصبہ دستور ساز اسمبلی کے خلاف تقریری مہم کا آغاز کیا۔ چنانچہ مولانا مودودی صاحب نے خود ۱۴ ؍ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو باغ بیرون موچی دروازہ تقریر کی اور فرمایا:۔

"ان دستوری سفارشات کو دیکھنے کے بعد ہمیں موجودہ دستور ساز اسمبلی پر کوئی اعتماد باقی نہیں رہا ہے۔ ہم ایک خالص اسلامی جمہوری دستور چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے حق رائے دہندگی بالغان کے اصول پر براہِ راست ایک نئی دستور ساز اسمبلی منتخب کرانا چاہتے ہیں۔"

مندرجہ بالا حوالوں سے جماعتِ اسلامی اور اس کے قائدین کی دستور ساز اسمبلی کے خلاف غیض و غضب کی ایک واضح تصویر آپ کے سامنے آ گئی ہوگی۔ مولانا نے اس بات پر زور صرف کیا ہے۔ کہ نئی دستور ساز اسمبلی برپا کی جائے۔ اور موجودہ اسمبلی کو برخاست کر دیا جائے۔ لیکن برا ہو سیاست کا کہ جس نے جماعت اسلامی کو کبھی بھی اپنی بات پر قائم نہ رہنے دیا۔ ۱۹۵۴ء میں دستور ساز اسمبلی نے ایک نئی کروٹ لی۔ اور اس کی زمام اقتدار مسٹر فضل الرحمٰن اور نور الدین گروپ کے ہاتھوں میں آئی یہ چونکہ بنگال سے تعلق رکھتے تھے۔ لہذا ظاہر ہے کہ ان کو مغربی پاکستان میں بھی حلیفوں کی ضرورت تھی اس کے لئے انہوں نے جماعت اسلامی کو گانٹھا۔ اور پس پردہ سازشیں ہوئیں۔ اب یکایک جماعت اسلامی دستور ساز اسمبلی کی حمایت میں اسٹیج پر ظاہر ہوئی

(باقی صفحہ ۷ پر)

انیس سالہ فہرست کے بقایادار اور ۳۱ مئی ۱۹۵۵ء

جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء میں جبکہ تحریک جدید کا پانچواں سال شروع ہو رہا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے یہ اعلان فرمایا تھا:۔

"تحریک جدید کے چندے سے ایک مستقل انتظام کیا جائے گا۔ اور یہ صدقہ جاریہ کے طور پر ہوگا"

"اس چندہ میں حصہ لینے والوں کے متعلق میرا ارادہ ہے کہ ان کو دو گروہوں میں تقسیم کر کے ان کی فہرستیں بنائی جائیں"

(۱) ایک وہ جنہوں نے ہر سال پہلے سے بڑھ کر چندہ دیا" (گویا یہ وہ فہرست ہوگی جو پہلے سال سے لے کر انیسویں سال تک ہر سالہ اضافہ کر کے دیتا رہا۔ اسی فہرست میں حضور ایدہ اللہ تعالے اور دیگر بزرگان دین ہیں)

(۲) جنہوں نے پہلے تین سال میں تو ہر سال اضافہ سے دیا۔ مگر چوتھے سال میں پہلے سال کے برابر دیکر حضور کی دی ہوئی رعایت سے فائدہ اٹھایا۔ اور پھر دسویں سال تک ہر سال بڑھاتے گئے۔ اور پھر گیارھویں سال میں حضور کی دی ہوئی رعایت سے فائدہ اٹھا کر نویں سال کے برابر دے کر۔ انیسویں سال تک اضافہ کرتے رہے اب چونکہ بعض احباب نے گیارھویں سال میں سال نہم کے برابر دیکر آئندہ سالوں میں معیار قائم نہیں رکھا۔ بلکہ کم دینا شروع کیا۔ حتیٰ کہ بعض نے تو صرف پانچ روپیہ کی شرط کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے

پس (۳) تیسری فہرست ان کی ہوگی جو نواں سے کم دیتے رہے صرف پانچ روپیہ کے پوائنٹ کو قائم رکھ سکے دفتر کی طرف سے بقایا داران کو قبل جلسہ ۱۹۵۴ء ان کے بقایا کی اطلاع دیدی گئی تھی۔ ایک حصہ احباب نے تو بقایا ادا کر کے اپنا نام درج فہرست کرا دیا ہے۔ مگر ایک حصہ ایسا بھی ہے جو نہ بقایا ادا کرتا ہے اور نہ جواب دیتا ہے اس لئے ایسے احباب کے بارے میں اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر تحریک جدید کے انیس سالہ بقایا داران اپنے بقایا کو ۳۱ مئی ۱۹۵۵ء تک صاف نہ کیا۔ یا دفتر سے خط و کتابت کر کے کوئی فیصلہ نہ کیا تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور ان کے نام اور بقایا کی رقم لکھ کر پیش کی جائے گی۔ اور اس پر حضور ایدہ اللہ تعالے جو ہدایت فرمائیں گے اس پر عمل کیا جائے گا۔

پس قبل اس کے ۳۱ مئی ۱۹۵۵ء آئے۔ آپ اپنا بقایا ادا کر کے اپنا نام درج فہرست کرا چکے ہوں تا آپ کا نام بقایا داران کی فہرست میں حضور ایدہ اللہ تعالے کے حضور پیش نہ ہو۔ بلکہ ادا کرنے والوں میں ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں

کچھ عرصہ سے مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے بہت کم رپورٹیں آ رہی ہیں جیسا کہ اس سے پہلے بھی بتایا جا چکا ہے مرکز کو آپ کی کارگذاری کا علم صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ آپ کی طرف سے رپورٹیں بروقت آتی رہیں۔ بہت ممکن ہے مجالس اپنے پروگرام کے مطابق کام کر رہی ہوں گی۔ مگر ہمیں اس کی کوئی اطلاع نہیں۔ میں ایک بار پھر آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ اپنے کام کی رپورٹ کا مطبوعہ فارم پر اور بروقت آنا نہایت ضروری ہے (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تربیتی کلاس

گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ خدام الاحمدیہ نے فیصلہ کیا تھا کہ آئندہ تربیتی کلاس موسم گرما کی تعطیلات میں رکھی جائے۔ اس فیصلہ کی تعمیل میں امسال انشاءاللہ یہ کلاس موسم گرما کی تعطیلات میں رکھی جائیگی معین تاریخوں کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔

یہ کلاس پندرہ روز کے لئے ہوگی۔ اس میں ہر مجلس کو اپنا کم سے کم ایک نمائندہ ضرور بھجوانا چاہئے۔ جو یہاں سے تربیت حاصل کر کے اپنی مجلس میں جا کر اس کے مطابق کام کرا سکے۔ نمائندہ کا انتخاب ابھی سے کر کے مرکز میں اطلاع دیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ترسیل رقوم کے متعلق ضروری اعلان

سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ متوجہ ہوں

جملہ احباب و سیکرٹریان انجمن ہائے احمدیہ کی خدمت میں تاکیدی گذارش ہے کہ مرکز میں ہر قسم کی رقوم ارسال کرتے ہوئے ان کی پوری تفصیل ساتھ تحریر فرما دیا کریں۔ تا کہ اس کے مطابق یہ رقوم داخل خزانہ ہو کر صحیح حساب میں درج ہوا کریں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

تحریک حج کی طرف سے حج پر بھجوانے کیلئے موزوں دوست کا انتخاب

ہونے والا ہے جو ارکین امسال جانے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ وہ فوراً خاکسار کو اپنے نام عمر و صحت کے متعلق اطلاع بھجوا دیں۔ (شبیر احمد مہتمم حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

برائے توجہ لجنات اماءاللہ

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے زیر انتظام رمضان المبارک میں تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ انشاءاللہ تعالے

تمام لجنات اماءاللہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ میں تحریک کر کے اس کلاس میں شامل ہونے کیلئے نام بھجوائیں اور ساتھ ہی بہنوں کی تعلیمی حالت سے بھی اطلاع دیں۔ تاکہ تعلیمی کورس سے اطلاع دی جا سکے۔ کھانے اور رہائش کا انتظام لجنہ مرکزیہ کے ذمہ ہوگا۔ یہ اطلاع جلد سے جلد آنی چاہئے تاکہ انتظامات مکمل کئے جا سکیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم و تربیت لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب رخصتانہ اور دعوت ولیمہ

مورخہ ۳ مارچ کو بعد نماز مغرب لفٹیننٹ میر محمد اعظم صاحب ابن مکرم مولوی محمد جی صاحب نے اپنی دعوت ولیمہ دی جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب نے شمولیت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے دعا کرائی لفٹیننٹ صاحب موصوف کی شادی مکرم بابو محمد دین صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر سیالکوٹ کی دختر محترمہ نسیم اختر صاحبہ سے ہوئی ہے۔ اور ... ۲۷ فروری کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی تھی۔ اللہ تعالے مبارک کرے۔ آمین

الفضل کی اشاعت بڑھائیں

۱۔ الفضل خود خریدیں۔ دوستوں کو خریدنے کی تحریک کریں۔ مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں۔

۲۔ جو احباب روزانہ پرچہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ وہ خطبہ نمبر خرید لیں۔

۳۔ ہر جماعت کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور خریدے۔ اگر کوئی صاحب نہ خرید سکیں تو جماعتی طور پر خریدا جائے

۴۔ جو جماعتیں روزانہ پرچہ نہیں خرید سکتیں۔ وہ خطبہ نمبر ضرور خریدیں

الفضل کی سالانہ قیمت ۲۴/ روپے ہے (یعنی صرف دو روپے ماہوار) خطبہ نمبر کی صرف پانچ روپے سالانہ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

قادیان سے رسالہ اصحاب احمد کا اجراء

احباب کرام! آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے جو کارہائے عظیم سرانجام دیئے ہر ایک اس پر عش عش کر اٹھتا ہے اور اللہ تعالے نے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے الفاظ میں ان کو عطا کیا۔ اور حضور صلعم نے ان کو قابل اقتدا ستارے قرار دیا۔ یہی مقام و آخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مطابق تیرہ صد سال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کو ملا۔ ان کے نیک حالات زندگی ہمارے لئے بہترین اسوہ ہیں جن کو شائع کر کے محفوظ کرنے کا یہی وقت ہے۔ اس مقصد کیلئے قادیان سے دوماہی رسالہ "اصحاب احمد" جاری کر رہا ہوں قیمت سالانہ صرف اڑھائی روپے ہوگی۔

علاوہ حالات اور تصاویر صحابہ کے حضرت مسیح موعود و صحابہ کرام کے غیر مطبوعہ خطوط ان کے چربے یا بلاک بھی شائع ہوا کریں گے۔ جو دوست خریدار بننا چاہیں وہ صرف اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں۔ امید ہے پہلا شمارہ ماہ اپریل میں شائع ہو سکے گا۔

ملک صلاح الدین قادیان (انڈیا)

مصنف اصحاب احمد و مکتوبات اصحاب احمد

ضروری اعلان جو احباب سلسلہ کی تجارت اور صنعت کو فروغ دینے کی کوئی تجویز رکھتے ہوں وہ اپنی اپنی تجاویز یا سکیمیں مفصل لکھ کر مجھ کو بھجوا دیں تا کہ ان پر غور کیا جا سکے۔ (خاکسار غلام محمد اختر ناظر تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جماعت اسلامی کا سیاسی کردار (بقیہ صفحہ ۵)

کل تک جماعت اسلامی کی پوری قوت اس بات پر صرف ہو رہی تھی۔ کہ دستور ساز اسمبلی کو توڑ دو۔ یہ غداروں کا ٹولہ ہے۔ ان کے ارکان غیر اسلامی پسرٹوں کے مالک ہیں۔ اور اب یکایک جماعت اسلامی کو نہ جانے کہاں سے معلوم ہو گیا۔ کہ وہ درحقیقت غلطی پر تھے۔ چنانچہ نوائے پاکستان ۲ر اکتوبر ۱۹۵۴ء کے اداریہ میں لکھتا ہے "ظاہر ہے۔ کہ مجوزہ دستور پر دستوریہ کے ارکان میں پھوٹ پڑ گئی۔ تو موجودہ دستور ساز اسمبلی اپنا خاتمہ آپ کرلے گی۔ اور اس کی ضرورت پیش آجائیگی۔ کہ رائے عامہ کی طرف رجوع کیا جائے۔ اور عام انتخابات کرکے نئی دستور ساز اسمبلی برپا کی جائے۔ اگر یہ صورت حال پیش آگئی۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری دستوریہ کی اس سازشی ٹولی کی گردن پر عائد ہو گی۔ جس کی قیادت خواجہ ناظم الدین۔ مسٹر فضل الرحمٰن پیرزادہ عبدالستار۔ مسٹر ہاشم گزدر اور خان عبدالقیوم خاں فرما رہے ہیں۔ اور جن کی کمک کے لئے جماعت اسلامی کے علاوہ جمعیۃ العلمائے اسلام کے دینی حلقے بھی نکل رہے ہیں۔"

چنانچہ دستور ساز اسمبلی کے حق پر جگہ جگہ جماعت اسلامی نے جلسے کرائے۔ جلوس نکالے اور قراردادیں پاس کرائیں۔ چنانچہ روزنامہ تسنیم ۱۲ر اکتوبر ۱۹۵۴ء میں قیم جماعت اسلامی میاں محمد طفیل صاحب کا اپیل پر جو مطالبہ کیا گیا۔ وہ یوں ہے:۔ "کہ ان قراردادوں میں مجلس دستور ساز کو توڑنے کے مطالبے کی مذمت کی گئی۔ اور اسے ملک کے لئے نقصان دہ قرار دیا۔"

اسی طرح ۱۲ر اکتوبر ۱۹۵۴ء کے تسنیم میں "مسئلہ دستور پر جماعت اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا بیان" کے عنوان کے ماتحت جو بیان چھپا ہے وہ یوں ہے۔

"کشمکش کے اس زریں فضا میں اسلام دشمن عناصر کو ایک بار پھر اس بات کا زریں موقعہ ہاتھ آیا ہے۔ کہ وہ "دستوریہ توڑ دو" کے مردہ نعرہ میں نئی روح پھونکیں۔ چنانچہ بعض سیاسی مفاد پرستوں کے سُر میں ملک کے تمام ملحد اور کمیونسٹ عناصر نے اپنا سُر ملا دیا ہے۔"

مودودیوں کی اس سیاسی قلابازی سے پنجاب کے پریس میں بھی حرکت پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے اس کے خلاف اداریے لکھے۔ چنانچہ روزنامہ ملت ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۴ء "دین اسلام کے نام پر" کے عنوان سے جماعت اسلامی کے متعلق رقمطراز ہے۔

"جس مسودہ آئینی" کے بارے میں جماعت اسلامی ایک سال پیشتر غیر اسلامی اور شیطانی کا فتویٰ صادر کر چکی ہے۔ وہ آج یکایک اسلامی کس طرح ہو گیا۔ اصل میں مفاد پرستی اور اقتدار طلبی کی جنگ میں اس طائفہ کے نزدیک غالباً سب کچھ جائز ہے۔"

اسی طرح پنجاب کے اکثر اخبارات نے جماعت اسلامی کی اس سیاسی قلابازی کے متعلق لکھا:۔

اب ہم مولانا مودودی صاحب کا ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔ "مکذبین" کی تعریف میں فرماتے ہیں:۔

"اپنے قیاسات پر ان کا اعتقاد ایمان غیر متزلزل کی حد تک نہیں پہنچا ہے۔ ان میں تبدیلیٔ رائے کی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔ بارہا دیکھا گیا ہے۔ کہ ان کا ایک شخص کل تک جس نظریہ کو پورے زور کے ساتھ پیش کر رہا تھا۔ آج خود اس نے پچھلے نظریہ کی تردید کر دی۔ اور ایک دوسرا نظریہ پیش کر دیا۔ عمر عقل اور تجربے کے ساتھ اکثر ان کے نظریات بھی بدلتے رہتے ہیں۔"

آخر میں ہم مولانا مودودی صاحب سے خصوصاً اور جماعت اسلامی سے عموماً یہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ کیا وہ اب بھی اپنی مندرجہ بالا تعریف "مکذبین" کو صحیح سمجھتے ہیں۔ اور کیا مسئلہ کشمیر دستور ساز اسمبلی اور دیگر سیاسی قلابازیوں کے بعد (جو ہم نے اوپر بیان کر دی ہیں) مندرجہ بالا حوالہ کا اطلاق خود جماعت اسلامی پر نہیں ہوتا۔

کھوکھراپار کے راستے ہر سال ایک لاکھ سے زائد مسلمان پاکستان پہنچتے ہیں

کراچی ۸ر مارچ۔ گذشتہ پانچ سال سے پاکستان کے دارالحکومت میں صرف کھوکھراپار کے راستے ایک لاکھ سے زائد مسلمان ہر سال داخل ہو رہے ہیں۔ ان میں سے ۶۰ فی صد پناہ گزیں کراچی میں مستقل رہائش اختیار کرنے کے لئے آتے ہیں۔ پھر بھی کراچی میں بے روزگاری کا مسئلہ اہم نہیں ہے۔ البتہ رہائش کا مسئلہ سنگین صورت اختیار کر گیا ہے۔ اور فوری طور پر حل طلب ہے۔

بتایا گیا ہے کہ جنوری ۱۹۵۰ء سے جنوری ۱۹۵۵ء تک کھوکھراپار کے راستے مغربی پاکستان میں ۵۳۹۹۸۹ مسلمان بھارت سے ہجرت کرکے داخل ہوئے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ گذشتہ پانچ سال سے ہر سال کم و بیش ایک لاکھ آٹھ ہزار مسلمان بھارت سے مغربی پاکستان میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان اعداد و شمار میں ان نیا گزینوں کی تعداد شامل نہیں ہے۔ جو تسلیم شدہ راستوں سے داخل ہوئے۔

بنکنگ کے سمجھوتہ پر پاکستان اور ہندوستان کی بات چیت مکمل ہو گئی

غیر منقولہ متروکہ جائداد کے متعلق مذاکرات کچھ دن اور جاری رہیں گے

کراچی ۷ر مارچ۔ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں میں گذشتہ دو تین دن سے غیر منقولہ متروکہ جائداد اور اپریل ۱۹۴۹ء کے بنکنگ سمجھوتہ پر جو بات چیت جاری ہے اس میں بنکنگ کے سمجھوتہ کا بڑی تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا گیا ہے۔ کل بنکنگ کے سمجھوتہ پر غور و خوض ختم ہو گیا۔

آج سے غیر منقولہ متروکہ جائداد کے سمجھوتہ پر غور و خوض شروع ہے۔ بات چیت کی موجودہ رفتار سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کراچی کے مذاکرات ابھی چند دن تک جاری رہیں گے۔

بات چیت میں پاکستانی وفد کی قیادت وزارت مہاجرین و بحالیات کے سیکرٹری مسٹر عباسی اور بھارتی وفد کی قیادت مسٹر کے پی سھترانی کر رہے ہیں۔

بھارتی وفد میں جائنٹ سیکرٹری وزارت مالیات مسٹر ایس جی بار وے اور مسٹر ڈی۔ این ملٹے آج شام نئی دہلی روانہ ہو گئے۔

مسٹر ڈلس واشنگٹن واپس پہنچ گئے

واشنگٹن ۸ر مارچ۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس اپنے ایشیائی دورہ کے بعد آج صبح واشنگٹن واپس پہنچ گئے۔ جہاں وہ صدر آئزن ہاور امریکی کانگرس اور اپنی قوم کو اپنے دورہ کے تاثرات سے آگاہ کریں گے اور چین اور فارموسا کی صورت حال اور مشرق بعید میں کمیونزم کے خلاف اتحادیوں کے دفاعی استحکامات کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔

ہوائی اڈہ پر انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میں صدر آئزن ہاور کو کل اپنی رپورٹ پیش کروں گا۔ اور اس کے بعد منگل کے روز ٹیلی ویژن پر قوم سے خطاب کروں گا۔

بھارت میں مسلمانوں کی متروکہ جائداد کی مالیت ڈیڑھ ارب روپیہ ہے

نئی دہلی ۸ر مارچ۔ نئی دہلی ریڈیو نے کہا ہے کہ مسلمان تارکان وطن بھارت میں جو جائداد چھوڑ گئے ہیں ان کی کل قیمت ۲ ارب روپے ہے۔ دعاوی پیش کرنے والے شرنارتھیوں کی تعداد ۵ لاکھ ہے۔ اور اسی ماہ معاوضہ کی شرح کا اعلان کر دیا جائے گا۔

پنڈت نہرو سفری الاؤنس نہیں لیتے

نئی دہلی ۷ر مارچ۔ بھارت کے نائب وزیر داخلہ مسٹر بی۔ این داتا نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ پنڈت نہرو جب سرکاری کام پر کہیں باہر دورے پر جاتے ہیں تو وہ سفری الاؤنس نہیں لیتے۔

بھارت میں نظر بندوں کی تعداد

نئی دہلی ۸ر مارچ۔ سرکاری اطلاع کے مطابق بھارت میں انتظامی نظر بندی کے قانون کے ۱۲۷ اشخاص نظر بند ہیں۔ ان میں ایک غیر ملکی بھی شامل ہے۔ سب سے زیادہ نظر بند بمبئی میں ہیں ان کی تعداد ۵۱ ہے۔

پرائمری تعلیم کے معیار کو بلند کرنے میں کم از کم پچاس سال لگ جائیں گے

راولپنڈی ۸ر مارچ۔ وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی میاں افضل حسین نے بتایا کہ ملک میں پرائمری تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کا مسئلہ اتنا بڑا اہم ہے مگر اس کے لئے مطلوبہ قابلیت و صلاحیت کے اساتذہ کے حصول ہی میں ہمیں کم از کم پچاس سال لگ جائیں گے۔ میاں افضل حسین نے مقامی گورڈن کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں اپنا خطبہ پڑھتے ہوئے مزید کہا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ معیار تعلیم کو اس وقت تک بلند نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس کی اصلاح کنڈر گارٹن کی سطح سے نہ کی جائے۔ لیکن میرے خیال میں یہ منطقی عمل نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ تجربہ نے یہ ثابت کر دی ہے کہ اگر ایک بچہ کی زندگی میں بعد کے ادوار میں بھی اصلاح کی کوشش کی جائے تو نتائج کافی اطمینان بخش ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اگر معیار تعلیم کو ایک مناسب مدت میں بلند کرنے کے نتائج حاصل کرنے ہوں تو ایسے اقدامات کئے جانے چاہئیں جن کے ذریعہ جدوجہد اس مقصد پر مرکوز کی جا سکے جہاں سے نتائج فوری طور پر برآمد ہو سکیں۔

مسٹر محمد علی بغداد جائیں گے

بغداد ۸ر مارچ توقع ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اس ماہ کے آخر تک سوڈان جاتے ہوئے راستہ میں بغداد ٹھہریں گے۔ اس دوران میں غالباً شاہ ایران بھی بغداد میں ہوں گے۔

نہری علاقوں میں فصل اچھی ہو گی

ملتان ۸ر مارچ معلوم ہوا ہے ملتان میانوالی منٹگمری۔ ڈیرہ غازی خاں۔ لاہور شیخوپورہ۔ جہلم سیالکوٹ اور راولپنڈی کے نہری علاقوں میں ربیع کی فصل حسب معمول ہو گی۔ لیکن بارانی علاقہ میں گذشتہ سال کی نسبت فصل کم ہو گی۔ محکمہ موسم اور پیداوار کی ہفتہ وار رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ دنوں پنجاب میں جو بارشیں ہوئیں ان کا ربیع کی فصل پر بڑا اچھا اثر پڑا ہے اور لاہور۔ لائلپور اور شاہ پور کے علاقوں میں چارے اور سبزیوں کی کاشت بدستور جاری ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ضلع ڈیرہ غازیخاں کے سوا پنجاب کے کسی علاقہ میں چارے اور پینے کے پانی کی قلت نہیں۔

اسلامی ممالک سے تجارتی تعلقات بڑھانے کیلئے پاکستان کا منصوبہ

تجارتی وفد عنقریب مشرق وسطےٰ کا دورہ کر رہے گا

کراچی ۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان مشرق وسطےٰ کے ممالک اور خصوصاً اسلامی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات میں اضافہ کرنے کے ایک منصوبہ پر غور کر رہی ہے۔

حکومت ان ممالک میں تجارتی وفود بھیجنے کے سوال پر بھی سوچ بچار کر رہی ہے۔ خیال ہے کہ جلد ہی مشرق وسطےٰ کے ساتھ تجارتی تعلقات بڑھانے کے لئے مؤثر اقدامات شروع کر دیئے جائیں گے۔ ان ممالک اور پاکستان کے درمیان درآمد و برآمد کی تفصیلات کا جائزہ بھی لیا جا چکا ہے۔ ان ممالک میں مصر، عراق، اردن، سعودی عرب، شام اور ایران شامل ہیں۔ پاکستان سے زیادہ تر ان ممالک کو پٹ سن، چائے، چاول اور دوسری تیار شدہ اشیاء بھیجی جائیں گی۔ اور وہاں سے کھجوریں، تمباکو اور عمدہ کپڑا درآمد کیا جائے گا

پاکستان کے ایک وفد نے مرکز کو اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے یہ وفد حال ہی میں مشرق وسطےٰ کا دورہ کر کے لوٹا ہے۔

شاہ اردن کو فوجوں کے نشان پیش کئے گئے

کراچی ۸ مارچ۔ کل اردن کے شاہ حسین کو پاکستان کی وزارت دفاع، ہوائی فوج اور بحری فوج کے نشان پیش کئے گئے۔ شاہ نے فرمایا "میں ان نشانوں کو اپنے دورہ پاکستان کی خوشگوار یاد کے طور پر اپنے پاس رکھوں گا۔

شاہ حسین نے پاکستان فضائیہ کا ایک شاندار مظاہرہ دیکھا۔ اور یہ پاکستانی ہوا بازوں کے کرتب سے بہت متاثر ہوئے۔ فضائیہ کے کمانڈر انچیف نے شاہ حسین کے اعزاز میں لنچ دیا۔ جس میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے بھی شرکت کی۔

اردن کے ناظم الامور نے کل شاہ حسین اور ملکہ زین الشرف کے اعزاز میں دعوت میں بھی شرکت کی

شاہ کی والدہ ملکہ زین الشرف نے آج کراچی میں انجمن خواتین پاکستان کے جاری کردہ گھریلو دستکاریوں کے مراکز کا معائنہ کیا۔

ایٹم بم کا چوتھا تجربہ

لاس ویگاس (نیواڈا) ۸ مارچ ۱۹۵۵ء میں ایٹمی اسلحہ کے آزمائشی سلسلہ کے پہلے ایٹم بم کا کل صبح سویرے چوتھا تجربہ کیا گیا۔ آج جو بم پھٹا وہ سب سے زیادہ بڑا اور سب سے زیادہ روشن تھا۔ پچاس مبصرین نے اس بم کے پھٹنے کا نظارہ دیکھا۔ بم ۵۰۰ فٹ بلند ایک مینار سے پھینکا گیا تھا۔ مبصرین کی رائے میں آج کا دھماکا گذشتہ تمام دھماکوں سے زیادہ اثر انگیز تھا۔ بم کے پھٹنے پر آنکھوں کو خیرہ کر دینے والا ایک شعلہ بلند ہوا۔ اس کے بعد فوراً آگ کا ایک گولہ پیدا ہوا جو قریباً ۲ سیکنڈ تک فضا میں معلق رہا۔

مشرقی بنگال کے طلباء کی رہائی

ڈھاکہ ۸ مارچ۔ حکومت مشرقی بنگال کے ایک ترجمان نے ریڈیو پاکستان کے نمائندے کو بتایا کہ گذشتہ ماہ جو ۹۶ طلبہ گرفتار کئے گئے تھے ان کو رہا کر دیا گیا ہے۔ ان کی رہائی کے احکام اس وقت صادر کئے گئے جب انہوں نے اس بات کا یقین دلایا کہ وہ آئندہ قانون کی خلاف ورزی نہیں کریں گے۔

گذشتہ مہینے ڈھاکہ میں دو سو سے زائد طلباء کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ کیونکہ انہوں نے جلوس پر حکومت کی طرف سے عائد شدہ پابندی کو توڑا تھا اور سیاہ جھنڈے اٹھا رکھے تھے۔

تلاش گمشدہ

محمد ادریس ابن مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری عمر دس سال چند روز سے لاپتہ ہے جس دوست کو ان کا علم ہو وہ دفتر تبشیر میں اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عیادت کے لئے دور و نزدیک کے علاقوں سے

احباب کرام کی ربوہ میں آمد

ربوہ ۶ مارچ ۱۹۵۵ء کو جو احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ اور جن احباب نے بذریعہ تار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خیریت دریافت کی۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:۔

عیادت کے لئے تشریف لانیوالے احباب

(۱) ماسٹر محمد علی خان صاحب اشرف چنیوٹ
(۲) احمد علی خان صاحب امجد پٹواری دفتر تحصیل چنیوٹ
(۳) جہانگیر خان صاحب چک وساوے والا ضلع منٹگمری
(۴) نمائندہ جماعت احمدیہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد چک چہور ۱۷ ضلع شیخوپورہ
(۵) چودھری عنایت علی صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر لائلپور۔
(۶) مرزا اسلام اللہ صاحب منٹگمری۔
(۷) ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب موگا حیدر آباد سندھ
(۸) حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد لاہور
(۹) محمد حسین صاحب مبلغ علاقہ جھنگ و سرگودھا
(۱۰) خلیق عالم صاحب فاروقی راولپنڈی۔
(۱۱) محمد اسحاق صاحب گنج مغلپورہ
(۱۲) محمد شریف صاحب سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائیٹیز گوجرانوالہ۔
(۱۳) چودھری شریف احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ لائلپور۔
(۱۴) ڈاکٹر عبد الستار صاحب چک ۲۴ ج ب لائلپور
(۱۵) حکیم عبد الرحمٰن صاحب " " "
(۱۶) پیر نیاز احمد نصر اللہ ہاشمی شادیوال گجرات
(۱۷) چودھری محمد نقی صاحب لاہور
(۱۸) محمد اسماعیل صاحب لاہور
(۱۹) عبد الکریم صاحب مال روڈ لاہور۔
(۲۰) سید بہاول شاہ صاحب لاہور
(۲۱) انشاء اللہ خان صاحب لاہور
(۲۲) شیخ عباد الرحمٰن صاحب عابد لاہور
(۲۳) مبارک محمود صاحب لاہور
(۲۴) سراج الدین صاحب لاہور
(۲۵) عبد الکریم صاحب درویش قادیان
(۲۶) ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجرات
(۲۷) غلام قادر خان صاحب آف لنگرڈ وہ لاہور
(۲۸) ملک نذیر احمد صاحب سابق میجر جنرل
(۲۹) عبد الجلیل صاحب عشرت لاہور
(۳۰) لطف المنان صاحب لاہور
(۳۱) چودھری عبد الستار صاحب لاہور
(۳۲) میاں چراغ الدین صاحب لاہور
(۳۳) غلام مصطفےٰ صاحب ٹیکس انسپکٹر لائلپور
(۳۴) محمد سعید شاہ صاحب ناظم آباد کراچی
(۳۵) شیخ عبد الخالق صاحب سیالکوٹ
(۳۶) جیون خان صاحب اوکاڑہ۔

بذریعہ تار صحت دریافت کرنیوالے احباب

(۱) مکرمہ ناصر جہاں بیگم صاحبہ کراچی
(۲) ذکریا صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کجھ دک (بھارت)
(۳) صوفی محمد رفیع صاحب سکھر
(۴) عبد الحمید صاحب کراچی۔
(۵) عبد المنان صاحب خیرپور میرس۔
(۶) عبد الحفیظ خان صاحب سلطانپورہ لاہور

مصر کے دو اعلیٰ حکام پر قمار بازی کا الزام

قاہرہ ۸ مارچ۔ مصری انقلابی کونسل نے کل مصر کے دو اعلیٰ حکام کے خلاف کارروائی کی۔ ان حکام پر الزام عاید کیا گیا تھا، کہ وہ قمار بازی کرتے تھے۔ اس سلسلے میں وزیر امور بلدیات کے دفتر کے ڈائرکٹر عمر عباس کو چھ ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے۔ انٹرنیشنل ایرپورٹ قاہرہ کے کمانڈنگ آفیسر ونگ کمانڈر محمد صادق کی تنخواہ کی ضبطی کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک ممتاز تاجر سے مصری شہریت کے حقوق چھیننے کا بھی حکم جاری کیا گیا ہے۔